



سوال

(60) نماز جنازہ میں بلند آواز سے قراءت اور دعا؟؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز جنازہ میں بلند آواز سے قراءت اور دعا پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

جنازے کی نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کی سورہ بلند آواز پڑھنا جائز بلکہ سنت ہے۔ منتظر الانبار میں ہے۔

عن ابن عباس انه صلی علی جنازة فقراء بفاتحة الكتاب وقال ل认真学习 من السنۃ (رواہ ابو داؤد و مخاری و ترمذی - و صحیح و النسائی)

وقال في فقراء بفاتحة الكتاب و سورة و بهر فلما فرع قال سنت و حن

یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اور سورہ فاتحہ با آواز بلند پڑھی۔ اور فرمایا کہ میں نے سورہ فاتحہ کو با آواز بلند اس لئے پڑھا ہے۔ کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔ اور روایت کیا اس کو ابو داؤد و مخاری اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور اس کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاتحہ الكتاب اور ایک اور سورہ پڑھی۔ اور با آواز بلند پڑھی۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔ واضح رہے کہ اس روایت میں سنت سے مراد سنت نبوی ﷺ ہے۔ یعنی نماز جنازہ میں فاتحہ اور کوئی دوسری صورت با آواز بلند پڑھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ فتح الباری میں ہے۔

وقد اجماعاً على ان قول الصحابي سنت حدیث مرفوع لغ

یہ اجتماعی مسئلہ ہے کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سنت ہے۔ اس لفظ سنت سے مراد حدیث مرفوع (قول رسول اللہ ﷺ) ہے۔ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نمل الاول طار صفحہ 53 جلد 3 میں فرماتے ہیں۔ (قوله و محضر) فیہ دلیل علی البحتر فی قراءة صلوات الجنازہ یعنی لفظ جهر میں دلیل ہے۔ بلند قراءت پڑھنے کی نماز جنازہ پر۔

سراج الوہاب صفحہ 300 جلد نمبر 1 میں ہے۔

بل الحدیث فیہ دلایل واضحہ علی البحتر بالدعاء فی صلوٰۃ الجنازۃ ولما نفع منه شرعاً و عقلاً ولاداعی الیہ فیكون الججز والاسرار فیہا سواء کباقي الصلوات لغ

بلکہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے۔ اوپر اونچی دعا پڑھنے کے نماز جنازہ میں اور اس سے کوئی منع کرنے والا نہیں شرعاً اور نہ عقلًا اور نہ کوئی اس کا دعوے کرنے والا ہے۔

پس جنازہ قراءۃ میں بلند آواز پڑھنی یا آہستہ پڑھنی جنازہ میں دیگر نمازوں کی طرح برابر ہے۔ جنازہ میں دعا بلند آواز سے پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ مسلم مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے۔

عن عوف بن مالک قال سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازة يقول اللهم اغفر له وارحمه الحديث

یہ عالمی زکر کر کے حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَمَنْ هُنَّ إِلَّا مَيْتٌ إِنَّا مَيْتُنَا لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفَّالِ الْمَيْتِ

پس آرزوکی میں نے کاش کہ یہ میت میں ہوتی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے شوق پیدا ہوا۔ ایک روایت مسلم میں یہ لفظ بھی ہیں۔ فَخَفَقَتْ مِنْ دُعَائِهِ الْمَيْتِ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا اس وقت یاد کر لی یعنی رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ پڑھا۔ بلند آواز سے دعا پڑھی تو میں نے یاد کر لی۔ اب تمام احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورہ اور دعا رسول اللہ ﷺ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بلند آواز سے پڑھی۔ جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بلند آواز سے جنازہ کیوں پڑھا۔ تو جواب دیا کہ تم جان لو کہ یہ فعل سنت ہے جس طرح جنازہ میں سورہ فاتحہ و دیگر سورہ اور دعا بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

تفصیل الرواۃ شرح مشکوہ میں ہے۔ رجال اسناد مالک رجال الصیح لغز اس حدیث کے تمام راوی صاحب، مخاری کے ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبد اللہ بن مسرو بن مخریمہ اور الوبہ رہۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات سے قراءۃ باجھہ ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں۔ عنون المعبود شرح ابی داؤد صفحہ 189 جلد 3 میں تمام روایات ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

قلت واظہران الحجرا والاسرار بالدعائی فصلوۃ الجنازۃ جائز ان وكل من الامرين مروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا ہوا الحق واللہ اعلم

میں کہتا ہوں، محمد دلائل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنازہ میں قراءۃ بلند آواز یا آہستہ آواز سے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ اور ہر فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ یہی بات حق اور درست ہے۔ ان تصریحات محققین سے جھری جنازہ کا جواز ثابت ہو گیا۔ لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اہل حدیث ہی کے بعض حلقات اس پر ناگواری ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک جائز بلکہ بعض کے نزدیک افضل امر پر کم از کم ناگواری ایک غلط رجحان ہے۔

هذا عندی والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شناختیہ امر تسری

جلد 2 ص 58



جَمِيعَ الْكِتَابِ لِلْأَمَّةِ
الْيَقِينُ بِالْعِلْمِ
الْمُدْرَسُ فِي الْفَلَوْقِ

محدث فتویٰ